REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم سہ شنبہ ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سالانہ (سابقہ)
انیس پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۳ احسان ۱۳۴۰ ہش | ۱۳ جون ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اگر روس نے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے امداد کی پیشکش کی تو حکومت اس پر سنجیدگی سے غور کرے گی

ایسی پیشکش مفید ہونے کی صورت میں بلا پس و پیش قبول کر لی جائیگی ۔ وزیر صنعت ابوالقاسم خان کا بیان

حیدرآباد ۱۲ جون۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے کسی بھی دوست ملک سے مالی امداد قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ وزیر صنعت نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن سے ایک ملاقات میں کہا کہ اگر روسی حکومت نے ہمارے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی ضروریات کے سلسلہ میں مدد کی پیشکش کی، تو ہم ایسی تجویز پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس قسم کی امدادی پیشکش دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے مفید ہوئی، تو موجودہ حکومت کسی پس و پیش کے بغیر اسے قبول کر لے گی۔

ملک میں فولاد سازی کا کارخانہ قائم کرنے کے بارے میں وزیر صنعت نے کہا کہ کراچی کے قریب کارخانے کے قیام کے لئے ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ اور یہ اہم کارخانہ پروگرام کے مطابق قائم ہو جائیگا۔

مسٹر ابوالقاسم خان کل یہاں پہنچے تھے۔ انہوں نے نیو انڈس ڈائنگ اور بلیچنگ فیکٹری اور حیدرآباد پبلک سکول کا بھی معائنہ کیا۔ ڈویژنل کمشنر مسٹر نیاز احمد وزیر صنعت کے ہمراہ تھے۔ مسٹر ابوالقاسم نے حیدرآباد کے ایوان تجارت و صنعت کے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت آمریت کو پسند نہیں کرتی۔ ہم عوامی بہبود اور جمہوری اقدار میں یقین رکھتے ہیں وزیر صنعت نے کہا کہ کارخانوں کے مالکوں کی یقین دہانی کے بعد چند مہینوں میں کپڑے کی قیمتیں کم ہو جائیں گی ÷

پاکستان میں ربڑ کی کاشت

ڈھاکہ ۱۲ جون۔ مشرقی پاکستان میں ۵ ہزار ایکڑ رقبہ میں ربڑ کے پودے لگائے جائیں گے۔ یہ پودے چٹاگانگ، چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ اور سلہٹ کے تین اضلاع میں آئندہ ماہ لگائے جائیں گے ÷

آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب تنازعہ کشمیر کا بہترین حل ہے

فیصلہ کشمیری عوام پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ بھارتی صحافی مسٹر نندہ کی رائے

نئی دہلی ۱۲ جون۔ ایک بھارتی مصنف اور صحافی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ کشمیر کے پیچیدہ مسئلے کے ایک ایسے حل کے لئے جو پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے قابل اطمینان ہو۔ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب بہت ہی مناسب اور بہترین راستہ ہے۔ مسٹر جے۔ ان۔ نندہ کی یہ کتاب "اڑیسہ کالنگ" کٹک کے سرسوتی پریس نے شائع کی ہے۔ اس کتاب کا ایک باب کشمیر کے متعلق ہے۔ مسٹر نندہ نے لکھا ہے کہ "اس بات کا فیصلہ کرنا کشمیریوں کا کام ہے۔ کہ وہ بھارتی حکومت کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ مسٹر نندہ نے لکھا ہے۔ "کہا جاتا ہے کہ کشمیری بھارت میں شامل رہنے کی خواہش کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن پاکستان اسے تسلیم نہیں کرتا۔"

تیرہ سالہ پرانے تنازعے کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے مسٹر نندہ نے لکھا ہے کہ ایسی تمام ریاستیں جن میں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ بلا امتیاز اس کے کہ ان کے حکمران ہندو تھے یا مسلمان تمام کی تمام ہندوستان کا حصہ بن گئی ہیں پاکستان نے بھی تین چوتھائی مسلم آبادی والے کشمیر کے بارے میں ایسا ہی دعوےٰ کیا ہے جس طریقے سے بھارت کی تمام ریاستوں کو مدغم کیا گیا تھا۔ اس کی بنیاد پر پاکستان کا کشمیر پر دعوےٰ کافی مضبوط ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ بھارت دنیا کے سامنے اپنے دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکتا

روس اور انڈونیشیا کے نظریات میں یکسانیت

ماسکو ۱۲ جون۔ روسی وزیراعظم مسٹر خروشچیف نے کل رات ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سماجی اور سیاسی نوعیت کے اختلافات روس اور دوسرے ملکوں کے درمیان دوستانہ اور قریبی تعلقات کے قیام و فروغ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہ استقبالیہ انڈونیشیا کے صدر سکارنو کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ مسٹر خروشیف نے کہا کہ اہم بین الاقوامی مسائل نوآبادیاتی نظام کے خاتمہ اور سامراج کے خلاف جدوجہد اور تخفیف اسلحہ کے بارے میں روس اور انڈونیشیا کے نظریات میں یکسانیت ہے۔ دونوں پورے عزم سے کانگو، لاؤس اور الجزائر اور انگولا کے آزادی اور خود مختاری اور خارجی مداخلت سے پاک زندگی بسر کرنے کے مقدس حقوق کا دفاع کر رہے ہیں۔

مصر کے خلاف روسی پروپیگنڈا کی مذمت

قاہرہ ۱۲ جون۔ قاہرہ ریڈیو نے اپنے نشریہ میں بتایا ہے کہ چار عرب ملکوں کے وزراء نے متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف روس کی حالیہ پروپیگنڈہ کی مہم کی پر زور مذمت کی ہے۔ یہ وزراء عرب دفاع کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ سعودی عرب کے وزیر دفاع مسٹر امیر محمد ابن سعود نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ یہ مہم صرف متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف ہی نہیں۔ بلکہ تمام عرب ممالک کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا ملک اس مہم کے بارے میں متحدہ عرب جمہوریہ کے طرز عمل کی پوری حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ روس اور عربوں کے درمیان دوستی قائم رکھنے کے لئے روس اپنے حملے بند کر دے گا۔

امام یمن کے نمائندے احمد پاشا نے اپنے بیان میں کہا کہ یمنی حکومت اور عوام اس مہم کی مذمت کرتے ہیں۔ لبنان اور اردن کے وزراء خارجہ نے بھی اسی قسم کے بیانات دیئے ہیں ÷

پانچ عورتیں ٹرین کی زد میں آکر ہلاک

بمبئی ۱۲ جون۔ بمبئی سنٹرل سٹیشن سے تقریباً ۴۳ میل دور ایک پل پر پانچ عورتیں سوراشٹر میل کے نیچے آکر ہلاک ہو گئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ عورتیں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ جا رہی تھیں کہ سامنے سے ایک مال گاڑی آتی دکھائی دی۔ مال گاڑی سے بچنے کے لئے وہ دوسری لائن پر ہو گئیں۔ لیکن اسی وقت سوراشٹر میل دوسری لائن پر آ گئی۔ جس کی زد میں وہ آکر ہلاک ہو گئیں ÷

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۱ء

شراب کی تباہیاں

ایک انگریزی مضمون کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:-

"ایک امیر کبیر فلم پروڈیوسر کی نوجوان اور خوبصورت بیوی صرف ایک سال کے مختصر سے عرصے میں چالیس برس کی بوڑھی نظر آنے لگی، جسم اور لباس غلیظ تر ہو گئے وہ نہ کپڑے بدلتی تھی۔ نہ بال سنوارتی نہ کچھ کھاتی، ذلیل ترین جگہ پر رہتی اس کی زندگی انتہائی پستیوں میں گزرنے لگی۔

کیوں؟ اس لئے کہ اسے شراب کی سخت عادت پڑ گئی۔ مسلسل شراب نوشی نے اس خاتون کے جسم اور ذہن کو سراسر تبدیل کر کے رکھ دیا ہے آج دنیا میں ایسے اڑھائی کروڑ آدمی ہیں جو شراب کے عادی ہیں اور اس عادت نے ونیاوی مصائب کا دروازہ ان پر کھول دیا۔ ان عادی شرابیوں کے علاوہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں ایسے شخص بھی موجود ہیں۔ جو شراب کے عادی تو نہیں مگر گاہے گاہے اس کا استعمال کر لیتے ہیں اور یہ استعمال طوعاً و کرہاً نہیں ہوتا بلکہ کمال خوشی سے کیا جاتا ہے عادی شرابی اکثر ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کی زندگی اس عادت سے بری طرح متاثر ہوتی ہے اور سچ پوچھئے تو وہ ایک ایسی سنگین بیماری میں مبتلا ہیں جسے ٹی۔بی یا کینسر سے کم سنگین نہیں کہا جا سکتا۔

ان شرابیوں کی زندگی میں شراب وہ ضرورت ہے جو حیات انسانی کی بنیادی ضروریات کے مقابلے میں بہت اہم ہے مگر ان کی اس ضرورت کی تکمیل ان کی جسمانی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ اور یہی وہ زہر ہلاہل ہے جو ان کی زندگی کو وقت سے بہت پہلے ختم کر دیتا ہے ——— سوال یہ ہے کہ شرابیوں کو اس بیماری میں مبتلا کرنے والے اسباب کیا ہیں؟ ——— شراب ان کی کمزوری کیوں بن جاتی ہے اور کیوں وہ شراب کے بغیر وقت نہیں گزار سکتے؟ ان شرابیوں کو بچانے کے لئے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے؟"

اس سے ظاہر ہے کہ آج شراب کا مسئلہ یورپ اور اس سے متاثرہ ممالک کے لئے کتنا خطرناک بن چکا ہے۔ اڑھائی کروڑ تو وہ لوگ ہیں جو اس بیماری میں بری طرح مبتلا ہیں اور جو دراصل زندہ درگور ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ عادی نہیں ان کی تعداد بھی لاکھوں کروڑوں تک ہے مگر عادی نہ ہونا بھی ایک فریب ہی ہے۔ اسی مضمون میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شراب کی بری عادت کس طرح بڑھتی ہے اور کس طرح وہ لاعلاج بیماری بنکر رہ جاتی ہے چنانچہ ایک شخص کی زبانی اس کی اپنی داستان اس طرح بیان کی گئی ہے:-

"امریکہ میں ریڈیو اور ٹیلی وژن کی ایک مشہور شخصیت ان دنوں انگلستان آئی تو منذکہ مصنف نے اس سے شراب نوشی کے متعلق سوال کیا، جس کے جواب میں اس نے اپنی کہانی یوں سنائی ——— میں یونیورسٹی ہی میں تھا کہ گاہے گاہے شراب پینا شروع کر دی۔ وہ یوں کہ ہم کچھ دوست کبھی کبھی کاک ٹیل بناتے اور شراب پینے کے بعد ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ ہماری دوستی میں اضافہ ہو گیا ہے یعنی طالب علمی کے دنوں ہی میں یہ خیال جڑ پکڑنے لگا کہ شراب دوستی اور گہری دوستی کا بہت بڑا وسیلہ ہے، یونیورسٹی سے نکلنے کے بعد میں نے اخباروں میں کام شروع کیا اور مجھے جلد ہی اس میدان میں شہرت اور ترقی حاصل ہوتی چلی گئی اس کے ساتھ ساتھ میری شراب نوشی میں بھی اضافہ ہونے لگا۔

"ایک صبح میں معمول سے پہلے جاگ پڑا اس وقت میں پسینے میں تو بتر تھا۔ میرے اعصاب کی خشکی بہت زیادہ تھی اور میں کانپ رہا تھا شراب کے بعد "خمار واپسیں" کا تجربہ تو مجھے کئی بار ہوا تھا مگر اس کا علاج گرم پانی سے اچھی طرح نہانے، کافی پینے اور تھوڑی سی کسرت سے ہو جایا کرتا تھا اب کے یہ سارے حیلے بیکار گئے اور ناچار مجھے ساتھ کی ایک بار میں جا کر "شراب" ہی سے اپنا فوری علاج کرنا پڑا۔ دو تین پیگ چڑھانے کے بعد میرا کانپنا ختم ہوا اور جیسے جیسے میں شراب پیتا گیا میرا ذہن اور جسم دونوں معمول پر آتے گئے اور تب مجھ پر انکشاف ہوا کہ شراب بذات خود برائے نشہ ہو چکا تھا اور اب میں یک گونہ بے خودی کے لئے شراب پینے کی بجائے محض شراب نوشی کے لئے زندہ تھا اور اب دنیا میں بوتل کے سوا مجھے کسی اور کا ساتھ ضروری نہ لگتا۔ صبح سے شام تک شراب، اس کثرت مے نوشی کا اثر صحت پر پڑنے لگا۔ مجھے غصے کے دورے پڑنے لگے بعض اوقات قوت حافظ جواب دے جاتی دوسرے شرابیوں اور غیر شرابیوں کے ساتھ آئے روز جھگڑے ہونے لگے اور تب مجھے محسوس ہوا کہ ارد گرد کے لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں چنانچہ میں نے مہذب قسم کی پارٹیوں اور باروں میں جانا بند کر دیا اور سستی باروں اور نچلے درجے کے لوگوں سے راہ و رسم بڑھ گئی، یوں زندگی پست ترین سطح پر بسر ہونے لگی۔

"ان دنوں میں خود یا اپنے دوستوں کی مدد سے اپنا کالم لکھ لیا کرتا تھا مگر ایک صبح یوں ہوا کہ جیسے ہی اخبار میرے سامنے آیا اس میں میرا کالم نہیں تھا۔ ایک دھچکا سا لگا اور مجھے محسوس ہوا کہ اب وہ لمحہ آ گیا ہے جب مجھے کسی کی مدد لینا ہی پڑے گی چنانچہ میں اپنے ایک بہت اچھے دوست کے پاس گیا جو خود کبھی بہت سخت بلا نوش رہ چکا تھا۔ میرے اس دوست نے میری مدد کی اور اس دن سے آج تک میں نے شراب نہیں پی۔"

اس شخص کے دوست نے خود شراب نوشی سے توبہ کی اور اپنے دوست کو بھی اس موذی مرض سے بچایا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ تھوڑی سے آغاز کر کے انسان کہاں تک جا پہنچتا ہے مضمون میں سوال کیا گیا ہے کہ

"ان شرابیوں کو بچانے کے لئے
کیا کچھ کیا جا سکتا ہے!"

آخر میں جا کر مضمون نگار پھر یہی سوال دہراتا ہے اور اس کا جواب بے چارگی کے سوا کچھ نہیں دے سکا۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"میں سوچتا رہا کہ آخر ان بے شمار عادی شرابیوں کو اس بیماری سے کس طرح نجات دلائی جا سکتی ہے؟ ابتدائے حیات سے یہ مسئلہ چلا آ رہا ہے اور اس وقت سے ابتک اس کو حل کرنے کے لئے مختلف کوششیں ہوئی ہیں ۔ مگر؟ ۔"

آخری "مگر؟" کے معنی صاف ہیں یعنی مختلف کوششوں کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلا۔ کوئی تدبیر ہاتھ نہیں آئی جو اس کا حل ہو۔

کیا دنیا کو شراب کی تباہی سے واقعی نہیں بچایا جا سکتا؟ اس کا جواب ہے ضرور بچایا جا سکتا ہے مگر سائنس، فلسفہ اور طب کے ذریعہ نہیں۔ حکومتوں نے جبر کر کے بھی دیکھ لیا ہے۔ امریکہ اور آج انڈیا ان تدابیر کے فیل ہونے پر زندہ شاہد ہیں۔ پھر کیا چیز ہے جو دنیا کو اس سے بچا سکتی ہے ہمارا جواب ہے اسلام۔ صرف اسلام ہی دنیا کو اس سے بچا سکتا ہے۔ ایمان بچا سکتا ہے۔

آج سے تیرہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ مدینہ کے چند عادی شرابی شراب کے مٹکے بیچ رکھے دور چلا رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعلانچی کی آواز ان کے کانوں میں آئی کہ "شراب حرام ہے" پیشتر اس کے کہ اس کی تصدیق کی جاتی شراب کے مٹکے توڑ دئے گئے اور شراب نالیوں میں بہ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا تھا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرا دیا کہ "شراب حرام ہے" مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہا دی گئی وہ دن ہے اور آج کا دن ۔ آج بھی مسلمان جس کو مغربی سوسائٹی نے تباہ نہیں کیا شراب سے نفور ہے۔ شراب پینے کا رواج قدیم سے چلا آیا ہے۔ مذہبی لوگوں نے بیشک بعض دفعہ اس سے پرہیز کرنے کی تلقین کی ہے مگر انکی کمزور آواز اس کا قلع قمع نہیں کر سکی اور ہر زمانہ میں ہر قوم اس لت میں گرفتار چلی آئی ہے۔ بعض مذاہب نے تو اسکو عبادت میں بھی داخل کر لیا ہے۔ آریہ رشی سوم رس کے رسیا تھے بھنگ اور چرس اب تک سادھوؤں کی دلچسپی کا باعث رہی ہے اور یہ بھی نشے ہی ہیں۔ افیون ہندوستان اور خاص کر چین میں نہایت مقبول نشہ چلا آیا ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ سب چیزیں "خمر" کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اگرچہ شروع ہی سے ایشیائی لوگ بھی شراب استعمال کرتے رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ دوسرے نشے بھی رائج رہے ہیں اور افسوس ہے کہ اب مسلمانوں میں بھی یہ نشے در آئے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی اکثریت ہمیشہ نشوں سے بچتی رہی ہے۔ اور آج بھی ۹۰ فیصدی مسلمان ایسے ہوں گے جنہوں نے شراب کا مزہ نہیں چکھا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی دنیا پر بڑا احسان ہے کہ آپ نے اس شیطانی فعل کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حکم سے آواز اٹھائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے اس کو ترک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے اس مرض کا علاج بتدریج فرمایا ہے اور آخر اسکو حرام قرار دیکر اسلامی اخلاق سے اسکو بالکل خارج کر دیا گیا۔ آج بھی یہ آواز اگر اسی انداز سے اٹھائی جائے اور قرآن کریم کی متعلقہ آیات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو یقیناً اس کا اثر ہوگا۔ اور بہت سی روحیں اس تباہی سے بچ جائیں گی جو شراب لا رہی ہے۔

(باقی دیکھیں صٹ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ رجنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

اس وقت

انصار کے کمانڈر سعد بن عبادہ

گزر رہے تھے۔ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا ہم تمہارے گھروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور مکے والوں کو ذلیل کر دیں گے۔ ابوسفیان یہ بات سنکر سخت متفکر ہوا۔ اور دوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس پہنچا۔ اور کہا یا رسول اللہ انصار کے کمانڈر سعد بن عبادہ نے یوں کہا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ میں اس لئے داخل نہیں کیا کہ مکہ والوں کو ذلیل کرے۔ پھر آپؐ نے ایک آدمی سعد بن عبادہ کی طرف بھجوایا۔ اور حکم دیا انصار کا جھنڈا اپنے بیٹے قیس کے سپرد کر دو۔ سعد بن عبادہؓ ذرا تیز طبیعت تھے۔ اس لئے انہوں نے غصہ اور جوش میں آکر یہ الفاظ کہہ دیئے تھے۔ مگر ان کے بیٹے کی طبیعت بہت نرم تھی۔ وہ

حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں

مصر کے گورنر تھے۔ اور وہ اتنے سخی تھے۔ کہ جو شخص بھی آکر ان سے قرض مانگتا وہ بلاحیل وحجت اسے دے دیتے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو وہ لوگوں سے کہنے لگے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ میری تیمارداری کے لئے شہر کے بہت کم لوگ آتے ہیں حالانکہ مجھے ان سے بہت زیادہ محبت تھی۔ انہوں نے جواب دیا وہ لوگ کیسے آئیں شہر میں سے ہر شخص آپ کا مقروض ہے۔ اس لئے وہ آپ کے پاس نہیں آتے۔ انہوں نے کہا اچھا یہ بات ہے تو میں نے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ کہ لوگوں کو اس ثواب سے محروم کر دیا ہے۔ فوراً اعلان کیا جائے کہ جس کسی نے قیس کا کچھ قرض دینا ہو۔ وہ اسے معاف کیا جاتا ہے۔ فوراً اعلان ہو گیا۔ اس کا اعلان ہونا تھا کہ شہر کے اتنے لوگ ان کے پاس آئے کہ ان کے مکان کی سیڑھیاں ٹوٹ گئیں۔ غرض

انصار کا جھنڈا

قیس بن سعدؓ کے سپرد کیا گیا۔ اب دیکھو یہ سزا بھی تھی۔ اور ساتھ ہی اس کا ازالہ بھی ہو گیا۔ کیونکہ سعد بن عبادہؓ سے جھنڈا لیکر اس کے بیٹے قیسؓ کے حوالے کیا گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے ابی رویحہ جو بلالؓ کا بھائی بنا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں جھنڈا دیا۔ اور فرمایا کہ یہ بلال کا جھنڈا ہے تم اعلان کرتے جاؤ کہ جو شخص بلال کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا۔ اسے امن دیا جائیگا۔ چنانچہ مکے کے لوگ دوڑتے ہوئے اس کے نیچے آتے گئے۔ اب دیکھو بظاہر تو یہ معافی تھی۔ مگر اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفار مکہ سے بلال کا بدلہ لے لیا۔ اور انہیں بتا دیا۔ کہ وہی لوگ جو بلالؓ کو مارا کرتے تھے۔ اور اسے گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے۔ اور ذلیل اور حقیر سمجھا کرتے تھے۔ اب اسی بلال کے جھنڈے کے نیچے آنے سے ان کی جانیں بچ رہی ہیں۔ گویا یہ بظاہر معافی مکہ والوں کے لئے نہایت سخت سزا تھی۔

غرض

سزا کا مضمون

نہایت وسیع ہے۔ جو ایک دفعہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لیکچرار صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ کہہ دیتے کہ میں تو ایک بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ ہوں۔ اس لئے میں اسی سزا کا ذکر کر رہا ہوں۔ جو سکول کے لڑکوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ دوسری سزاؤں سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خادمِ دین ہماری دعاؤں کا مستحق ہے

تائید حق پر اگر کوئی قلم اٹھائے یا کوشش کرے تو حضور بڑی قدر کرتے تھے اس بارہ میں فرمایا:۔

"اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلادے۔ کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں، دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم)

فرمودہ ۱۹ رجنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

امۃً وسطاً سے کیا مراد ہے

فرمایا۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس سے بعض لوگ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ آیت یہ ہے۔

وکذالک جعلناکم امۃً وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا (سورہ بقرہ آیت ۱۴۴)

یعنی اسی طرح ہم نے تم کو

وسطی امت

بنایا ہے۔ تا کہ تم لوگوں پر نگران ہو۔ اور یہ رسول تم پر نگران ہو۔ وسطی کے عام معروف معنے عربی زبان میں درمیانی کے ہیں۔ اور درمیانی کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ درمیانے درجہ کی امت۔ یعنی نہ ہی بہت اعلیٰ اور نہ ہی بہت گھٹیا بلکہ درمیانہ درجہ کی۔ اور وسط کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ

زمانہ کے لحاظ سے

کچھ امتیں اس سے پہلے اور کچھ امتیں اس کے بعد ہوں۔ لیکن اگر اس کے مو خرالذکر معنے لئے جائیں تو یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت درمیان میں ہے کچھ امتیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں درمیان میں امت محمدیہ ہے۔ اور کچھ اس کے بعد آئیں گی۔ اور شرعی نبی بھی آئیں گے۔ وسطی کو درمیانی کے معنوں میں استعمال کرنے والا اگر یہ سوال کر دے کہ

اس سے ثابت ہوتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی شرعی نبی آسکتے ہیں۔ تو بظاہر ان معنوں کی رو سے اس کا یہ سوال بالکل جائز ہو گا۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ ہمارے پاس وہ کونسی دلیل ہے۔ جس سے ہم معترض کے مفہوم کو رد کر سکیں؟ کیونکہ وسط کے معنی درمیان کے بھی ہیں۔ اور بالعموم یہ لفظ درمیان کے معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے ہم معترض کو کن دلائل سے یہ ثبوت دے سکیں گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں اور قرآن کریم خدا تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔ اور امت محمدیہ ہی آخری امت ہے۔ اس وقت مجلس میں جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ

کے بہت سے طلباء بیٹھے ہیں اور واقفین بھی یہاں وہ بتائیں کہ اگر اس آیت پر کوئی اعتراض کرے تو وہ اس کا کیا جواب دیں گے (اس پر جامعہ اور مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء اور واقفین نے کھڑے ہو کر اپنے اپنے علم کے مطابق اس کا جواب دیا اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:) سوائے عبد القادر صاحب (واقف زندگی) کے اور کسی نے

اصل سوال کو سمجھنے کی کوشش

نہیں کی۔ مگر وہ بھی پورا جواب نہیں دے سکے۔ اس وقت بہت سے خیالات جمع ہو گئے ہیں بات تو چھوٹی سی ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کولمبس نے جب امریکہ کا ملک دریافت کیا تو لوگوں میں شور پڑ گیا۔ کولمبس نے دراصل حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربیؒ کے متعلق سنا تھا کہ انہوں نے کشف دیکھا ہے کہ سپین کے ساحل سے پرے بھی ایک بڑا آبادی ملک ہے۔ اسی طرح اندلس کے لوگ اس وقت تک تحقیق کر کے یہ ثابت کر چکے تھے کہ زمین گول ہے کولمبس نے اس سے سمجھا کہ مسلمانوں کی بات بڑی پکی ہوتی ہے۔ اگر زمین گول ہے تو ہم سمندر کے راستے جدھر سے چاہیں گے ہندوستان پہنچ جائیں گے اور اگر چپٹی ہے تو صرف خشکی کے راستے ہی جا سکتے ہیں۔ مگر خشکی کے تمام راستے اس وقت مسدود تھے اس نے لوگوں میں تحریک کی اور بادشاہ کے سامنے بھی یہ سوال پیش کر دیا۔ بادشاہ نے کہا ہمارے علماء تو سب یہی کہتے ہیں کہ زمین چپٹی ہے

زمین گول ہونے کا عقیدہ

صرف مسلمانوں کا ہے اور مسلمان بے دین ہیں۔ اس لئے ایسی بات کہنا کفر میں داخل ہے بلکہ بادشاہ نے یہاں تک کہہ دیا کہ چونکہ سارے عیسائی پادری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ زمین چپٹی ہے اور کولمبس کہتا ہے کہ زمین گول ہے اس لئے یہ سزا کا مستحق ہے کولمبس ملکہ ازابیل کے پاس پہنچا اور اس کے آگے سب حالات پیش کئے ملکہ نے کہا کہ زمین کے گول ہونے کی بات مجھے بھی درست معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ضرور تحقیقات ہونی چاہیئے ان دونو نے مشورہ سے یہ تجویز کی کہ کسی طرح امراء پر اثر ڈال کر یہ بات پارلیمنٹ میں کی جائے۔ آخر وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گیا اور یہ سوال پارلیمنٹ کے سامنے رکھا گیا

اس سوال کا پیش ہونا تھا

کہ پادریوں نے بڑی پُرجوش تقریریں اس کے خلاف کیں اور کہا کہ تم جانتے ہو زمین کے گول ہونے کے کیا معنے ہیں زمین کو گول ماننے سے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ کچھ لوگ زمین کے اس طرف ہیں اور کچھ اس طرف۔ اوپر والوں کا تو سر اونچا اور پاؤں نیچے ہیں مگر نیچے والوں کے پاؤں اوپر اور سر نیچے ہوں گے۔ یہاں بارش اوپر سے نیچے ہوتی ہے۔ مگر وہاں نیچے سے اوپر کو ہوتی ہوگی۔ یہاں آسمان اوپر ہے اور وہاں نیچے ہوگا اسی طرح کی کئی تقریریں کر کے پادریوں نے زمین کے گول ہونے کی ہنسی اڑائی۔ آخر ملکہ ازابیل نے اپنے زیورات فروخت کر کے

کولمبس کیلئے سفر کا بندوبست

کیا اور وہ جہاز لے کر روانہ ہو گیا۔ چلتے چلتے آخر وہ امریکہ جا پہنچا مگر چونکہ اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ کون ملک ہے اس نے سمجھا کہ ہم ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ اسی لئے امریکہ کا نام انڈیز رکھا گیا۔ چنانچہ اب تک امریکہ کو ویسٹ انڈیز West Indies بھی یعنی جزائر غرب الہند بھی کہا جاتا ہے۔ غرض کولمبس جب اس کامیابی کے بعد واپس پہنچا اور اس نے اپنی اس تحقیقات اور دریافت کا ذکر کیا تو لوگوں نے ہنسی اڑائی اور کہا یہ بھی کوئی بات ہے۔ تم جہاز پر گئے تھے۔ اور چلتے چلتے آگے ایک ملک آ گیا اس میں

تمہاری کونسی بہادری ہے

کچھ دنوں کے بعد بڑے بڑے آدمی کسی دعوت میں شریک تھے۔ جن میں کولمبس بھی تھا ان لوگوں نے پھر کولمبس سے مذاق شروع کر دیا اور اس کا بڑا تمسخر اڑایا اور کہا تمہارا جہاز چلتا گیا اور آگے ایک زمین آ گئی اس میں سا تم نے کون سا جوہر دکھایا کل کو کوئی شخص گلی میں جاتے جاتے کسی مکان پر ہاتھ رکھ کر کہدے کہ میں اس مکان کا موجد ہوں تو کیا اس کی بات کو کوئی عقلمند مان سکتا ہے۔ اس وقت کولمبس نے ایک انڈا لیا اور کہا سے جو شخص میز پر کھڑا کر دے میں اس کو اتنا انعام دوں گا۔ دعوت میں بیٹھے ہوئے سب لوگ انڈا کھڑا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ مگر جب اس کو کھڑا کرتے وہ گر جاتا اور کوئی بھی اس کو کھڑا نہ کر سکا۔ آخر کولمبس نے کہا۔ لاؤ میں تمہیں کھڑا کر کے دکھاتا ہوں اس نے ایک سوئی نکالی اور انڈے میں آہستہ سے سوراخ کیا۔ اس میں سے تھوڑا سا لعاب نکلا جس سے چپکا کر اس نے انڈا کھڑا کر دیا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تم تو انڈا ابھی میز پر کھڑا نہیں کر سکے اور میں نے اسے کھڑا کر کے دکھا دیا ہے۔ پس بعض باتیں بظاہر معمولی معلوم ہوتی ہیں مگر اس وقت بھی ایک ذہین انسان جس نتیجہ پر پہنچتا ہے وہاں دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے ناتجربہ کاری کی وجہ سے جتنے لڑکوں نے اس سوال کا جواب دیا ہے وہ اس کو مکمل نہیں کر سکے۔ بے شک وسط کے کئی معنے کئے جا سکتے ہیں

وسط کے معنے

درمیان کے بھی ہیں وسط کے معنے درمیانے درجے کے بھی ہیں وسط کے معنے اعلیٰ کے بھی ہیں۔ مگر ایک کہنے والا کہے گا اس کے معنے درمیان کے کیوں نہ کئے جائیں ہم کہتے ہیں کہ اس کے معنے وہی ہو سکتے ہیں۔ جن میں وسط کا نتیجہ شہید بننا نکلے اور شہادت کا موجب وسط ہو۔ پس جس وسط کا نتیجہ شہید بنا ہو وہی معنے اس کے ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ دشمن اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اس کے ناجائز فائدہ اٹھانے کی روک کے لئے اللہ تعالیٰ نے لتکونوا شہداء فرمایا ہے۔ اگر اس کے معنے درمیانی امت کے کئے جائیں تو وہ معنے شہید ہونے کا موجب نہیں بن سکتے اگر کوئی معنے موجب شہادت ہو سکتے ہیں تو وہ یہی ہیں کہ وسط کے معنے اعلیٰ کے کئے جائیں۔ پس وسط کے ہزار معنے بھی ہوں۔ یہاں وہی معنے چسپاں ہو سکتے ہیں جن کے نتیجہ میں لتکونوا شہداء علی الناس والی بات درست ثابت ہو جیسے بیٹھنے کے کئی معنے ہیں اور یہ لفظ مختلف الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً آدمی بیٹھ گیا۔ دیوار بیٹھ گئی۔ دل بیٹھ گیا۔ آنکھ بیٹھ گئی مگر مختلف الفاظ کے ساتھ مل کر اس کے مختلف معنے ہوں گے۔ آدمی جب بیٹھتا ہے تو وہ گھٹنے ٹیکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ دل بیٹھ گیا۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ دل گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا ہے؟ کسی کی آنکھ ضائع ہونے پر کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کی آنکھ بیٹھ گئی۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ فلاں آدمی بیٹھ گیا تو کیا سمجھنے والا اس کے بیٹھنے کو آنکھ کے بیٹھنے والے معنوں میں سمجھیگا اور کہہ دے گا کہ وہ مر گیا ہے وسط کے بعد اللہ تعالیٰ نے لتکونوا شہداء علی الناس فرما کر بتا دیا ہے کہ وسط موجب ہوگا شہید کا۔ اگر وسط درجے کی امت ہونا تو شہید ہونے کا موجب نہیں ہو سکتا۔ پس لتکونو نے اس کے معنے واضح کر دئے گویا آیت کے معنوں کی کنجی لتکونو میں ہے

لتکونو کا لفظ

دوسرے معنے بننے ہی نہیں دیتا۔ یہاں شہید کے معنے نگران کے ہیں اور نگران وہی ہوتا ہے جو بڑا ہو چھوٹا نگران نہیں ہو سکتا۔ نور مین درخت میں بڑا ہوتا ہے اس لئے وہ نگران ہوتا ہے ——— - - - - - - - سنتری نگران نہیں ہو سکتا۔ سپرنٹنڈنٹ بڑا ہوتا ہے وہ نگران ہوتا ہے ایک ادنیٰ مدرس نگران نہیں ہوتا غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے تم کو وسطی امت بنایا ہے تاکہ تم نگران بن سکو اب دوسروں کا نگران تو وہی شخص بن سکتا ہے جو ان سے علم و فہم میں بالاتر ہو۔ سمجھدار ہو اور عقلمند ہو۔ پس اس جگہ

وسط کے معنے اعلیٰ کے ہیں

درمیان کے نہیں ہیں۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ اس سے پہلے کذٰلک کیوں رکھا گیا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ یہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو قبلے کی طرف ہدایت دی۔ پھر فرمایا کہ جس طرح ہم نے تم کو وہ ہدایت دی ہے اسی طرح ہم نے تمکو اعلیٰ درجہ کی امت بھی بنایا ہے اور جس طرح ہم نے تم پر وہ فضل کیا تھا اسی طرح ہم تم پر یہ فضل بھی کرتے جاتے ہیں تاکہ تم اعلیٰ درجہ کی امت ہو سکو یا ہم فضل کرتے گئے ہیں یہاں تک

———

درخواستہائے دعا

۱- میری اہلیہ کافی دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی کلی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار نیاز قطب احمد بٹ آزاد والا کالونی شاہی باغ روڈ پٹ ور شہر)

۲- میری لڑکی امت الباسط سوکھا پن کی بیماری میں عرصہ دو ماہ سے مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے (مرزا محمد سرور جیچہ وطنی)

۳- بندہ کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی کٹ گئی ہے اور علاج کے واسطے ہسپتال میں داخل ہوں۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے (مہر اللہ خانیوال ضلع ملتان)

۴- میری امی جان چھ سات دن سے ٹھوڑی پر ایک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بے حد تکلیف میں ہیں اور پھوڑا خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے احباب اکرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا دے۔
امۃ النصیر شوکت ربوہ

غانا سے گنی تک

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ مشنوں کی تبلیغی مساعی کا جائزہ

گنی کے علاقہ کے مختصر حالات

(از مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ گنی - بتوسط وکالت تبشیر - ربوہ)

میرے پہلے مضمون سے جو الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء میں شائع ہو گیا ہے قارئین کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں غانا پہنچنے کے بعد گنی کے لئے ویزا حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے بعد سفر کے حالات افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے قریباً تمام مشن دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ نائیجیریا میں لیگوس مشن میں مکرم نسیم سیفی صاحب کام کر رہے ہیں۔ یہ بہت ہی کامیاب مشن ہے۔ مکرم سیفی صاحب علاوہ انگریزی اخبار TRUTH نکالنے کے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی اشاعت میں بھی خاص نمایاں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح سکولوں کا انتظام بھی چلا رہے ہیں۔ نائیجیریا میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ ان کی بعض سوسائٹیاں بھی ہیں۔ مگر اسلام کی تبلیغ کا شرف صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

لیگوس کی جماعت ایک مخلص جماعت ہے اور حتی المقدور اپنے اموال اور اوقات سے اشاعت دین کا کام کر رہی ہے۔ فجزاہم اللہ

خاکسار اور مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اکٹھے ہی لیگوس سے غانا آئے تھے۔ اور ہماری پہلی منزل اکرا تھی جو غانا کا دارالحکومت ہے اور سمندر کے کنارے بہت خوبصورت شہر ہے۔ یہاں پر جماعت کا ایک خوبصورت اور فراخ دارالتبلیغ ہے۔ جس کے انچارج مکرم قریشی فیروز محی الدین ہیں۔ قریشی صاحب بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ علاوہ اور ذرائع کے قریشی صاحب مختلف اوقات میں افریقن آبادی میں چلے جاتے ہیں۔ ترجمان کے ذریعہ تقریر شروع کر دیتے ہیں جو کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ قریشی مقبول احمد صاحب اور مجھ سے بھی انہوں نے کئی تقاریر کروائیں۔ یہی حال دوسرے افریقہ کے مبلغین کا ہے۔ بے سروسامانی کی حالت ہے کوئی میز نہیں کوئی کرسی نہیں۔ زبان کی بھی دقت ہے۔ کوئی ہال نہیں۔ اور نہ دعوت نامے جاری ہوتے ہیں۔ جھونپڑوں میں اور چوراہوں پر کھڑے ہو کر خدا اور اس کے رسول کا پیغام پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے اوقات میں قرون اولیٰ کے مسلم مبشرین کا زمانہ سامنے آجاتا ہے۔ فالحمد للہ۔

غانا میں تین چار مقامات پر ہمارے مشن ہیں۔ مرکزی مشن سالٹ پانڈ میں ہے جہاں ہمارے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ہیں۔ اکرا میں چند دن قیام کے بعد میں اور قریشی مقبول احمد صاحب اکٹھے سالٹ پانڈ گئے۔ اس جگہ مولوی مبشر صاحب نے بڑی وسیع خوبصورت مسجد بنوائی ہے۔ دارالتبلیغ بھی بہت فراخ ہے جو جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کی یادگار ہے۔ سالٹ پانڈ میں ہمارا سکول بھی ہے۔ ہمارا دارالتبلیغ عیسائی گرجا کے سامنے ہے۔

سالٹ پانڈ میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے۔ ویسے تو غانا میں ہماری کئی سو جماعتیں ہیں مگر سالٹ پانڈ۔ کماسی وغیرہ کی جماعتیں خاص طور پر اہم اور بڑی ہیں۔ سالٹ پانڈ بھی سمندر کے کنارے واقعہ ہے۔ یہاں سے ہم کیپ کوسٹ سے ہوتے ہوئے کماسی گئے۔ کیپ کوسٹ میں ہمارا مشن اور تجارتی سٹور بھی ہے۔ جس میں مکرم عبد اللطیف صاحب پریمی کام کرتے ہیں۔

کماسی غانا میں دوسری اہم پوزیشن کا شہر ہے۔ یہاں کے مشن کے انچارج مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم ہیں۔ اسی جگہ ہمارا سکول اور کالج بھی ہیں۔ کالج کے پرنسپل مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے ہیں۔ ان کے ساتھ کالج میں افریقن سٹاف کے علاوہ مکرم مسعود احمد صاحب ایم اے مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب ایم اے۔ اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ایم۔ اے اور مکرم کلیم صاحب بھی کام کرتے ہیں۔ یہاں کی جماعت بھی مخلص جماعت ہے اور مکرم کلیم صاحب کے ساتھ مکمل تعاون کر کے تبلیغ اور تعلیم کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

دو دن کماسی ٹھہرنے کے بعد ہم اکرا واپس آ گئے۔ چونکہ مجھے غانا سے گنی میں داخلہ کا پرمٹ نہ مل سکا اس لئے لائبیریا کا ویزا لے لیا۔ تاکہ وہاں جا کر گنی کے لئے پرمٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

چنانچہ ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء کو رات کو ٹھیک ۱۱ بجکر ۵۹ منٹ پر مقررہ وقت کے مطابق ہمارے ہوائی جہاز نے پرواز کی اور ڈیڑھ گھنٹہ کی اڑان کے بعد یکم مارچ ۱۹۶۱ء کو ایک بجے رات لائبیریا کے ہوائی اڈہ پر پہنچا دیا۔ پولیس اور کسٹم سے فارغ ہونے کے بعد مسافروں کی انتظارگاہ میں آیا۔ نصف رات کے وقت کہاں جاؤں؟ یہ مسئلہ میرے سامنے تھا۔ اس ہوائی اڈہ سے مونروویا جو لائبیریا کا دارالحکومت ہے اور جہاں سے ہمارا مشن پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ٹیکسی والے سے دریافت کیا تو اس نے دس ڈالر سواری کا مطالبہ کیا۔ اور اتنی رقم تو میرے پاس تھی بھی نہیں اس لئے وہاں ہی بیٹھ گیا اور مونروویا جانے کا راستہ سوچتا رہا۔ دعا بھی کرتا رہا۔ کوئی ایک گھنٹہ گذرا ہو گا کہ ایک عیسائی پادری جو مونروویا سے اپنے ایک ساتھی کو ہوائی اڈا پہ چھوڑنے کے لئے آیا تھا مجھے اکیلا بیٹھے دیکھ کر میرے متعلق کسی سے دریافت کیا اور پھر مجھے مونروویا اپنی کار پہ لے جانے کی دعوت دی۔ میں تو اسی انتظار میں تھا۔ خدائی نصرت سمجھ کر اس کی دعوت قبول کر کے اس کی موٹر میں سامان رکھا اور بیٹھ گیا۔ یہ موٹر چاندنی میں ربڑ کے جنگلات میں سے ہوتی ہوئی ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد مونروویا شہر میں عین مشن ہاؤس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ پادری تو یہ جگہ جانتا تھا ڈرائیور کو اس جگہ کا علم تھا اس لئے کوئی دقت نہ ہوئی۔

ایک گھنٹہ کے سفر میں اس امریکن پادری سے مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ پیغام احمدیت بھی پہنچایا۔ اگرچہ وہ اس بحث سے کتراتا ہی رہا۔

مونروویا میں آجکل مبارک احمد صاحب ساقی کام کر رہے ہیں۔ ان کے مکان پہ جا کر ان سے ملاقات کی اور دو روز ان کے پاس ٹھہرا۔

لائبیریا مشن کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ان کا ایک کتاب گھر ہے جو مشن کی کافی حد تک مالی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ مکرم ساقی صاحب خاص محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔ علاوہ افریقن احمدی بھائیوں کے اس جگہ مکرم فضل دین صاحب اور ان کے دو ساتھی بھی ہیں اور مشن سے دلچسپی کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

لائبیریا ویسے تو بیسیوں سال سے آزاد ہے مگر ترقی کی منزل میں اپنے ساتھی ملکوں سے بہت پیچھے ہے۔ یہاں وہی سکہ چلتا ہے جو امریکہ میں جاری ہے یعنی ڈالر ان کا اپنا کوئی سکہ نہیں ہے۔ حکومت کا اپنا کوئی ریڈیو سٹیشن نہیں بلکہ پرائیویٹ کمپنی کا ریڈیو سٹیشن ہے۔ حکومت بھی اور عوام بھی اپنے اپنے امور کی اشاعت کے لئے فیس ادا کرتے ہیں۔ عیسائی مشن اس براڈکاسٹنگ سٹیشن کو اپنی تبلیغ کیلئے خوب استعمال کرتے ہیں۔ اس ملک کی اہم پیداوار ربڑ ہے لیکن ربڑ کا کارخانہ کوئی نہیں بلکہ کچا مال امریکہ جاتا ہے۔

مونروویا سے مجھے گنی میں داخلہ کا ٹرانزٹ ویزا مل گیا جو تین ماہ کا ہے۔ الحمد للہ اس لئے تیسرے روز یہاں سے صبح چھ بجے روانہ ہو کر ایک گھنٹہ کی پرواز کے بعد فری ٹاؤن جو سیرالیون کا دارالحکومت ہے پہنچ گیا۔ یہاں کا ہوائی اڈہ سیرالیون سے بالکل الگ ایک چھوٹے سے جزیرہ پر ہے۔ ہوائی جہاز سے اتر کر آکٹوڈس ہیل نو کمپنی کی بس پر جزیرہ کے کنارے پر ہم پہنچے۔ یہاں سے پھر کمپنی کے انتظام کے ماتحت ایک بڑی لانچ پہ ایک گھنٹے کے سمندری سفر کے بعد فری ٹاؤن کی بندرگاہ پہ پہنچے۔ ٹیکسی لی اور یہاں سے احمدیہ مشن میں پہنچ گیا۔ جہاں مکرم شیخ نصیر الدین صاحب ابن جناب ڈاکٹر بدرالدین صاحب مرحوم اور مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سے ملاقات ہوئی۔ مولوی محمد صدیق صاحب تو فری ٹاؤن مشن کے انچارج ہیں اور مکرم شیخ صاحب موصوف سارے سیرالیون کے انچارج ہیں جس کا مرکز بو (BO) میں ہے۔ اور فری ٹاؤن سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر اندرون ملک میں ہے۔ مکرم شیخ صاحب مجھ سے دو روز پہلے بو سے مشن کے کسی کام کے لئے فری ٹاؤن آئے ہوئے تھے۔ دوسرے روز اپنے ساتھ ہی مجھے کار میں بو لے گئے۔ چھ روز مجھے اس مشن کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ ہمارا یہ مشن بھی کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ یہاں پہ ہمارا اپنا پریس بھی قائم ہے۔ اور یہ پریس اس شخص کی مدد سے قائم ہوا جس نے کسی وقت یہ کہا تھا کہ اگر دریا اپنا رخ بدل کر الٹی طرف بہنا شروع ہو جائے تب بھی میں احمدی نہیں ہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسے بھی آستانہ مسیح پہ لا گرایا اور اسی نے پھر ۵۰۰ پونڈ پریس قائم کرنے کے لئے دیا تھا۔ پریس کے انچارج آجکل مکرم غلام احمد صاحب نسیم ہیں۔

(باقی)

تیسرا امتحان ناصرات الاحمدیہ

پیشگوئی مصلح موعود

(قسط نمبر ۲)

بڑا گروپ (۱۱ سال سے ۱۵ سال)

نام	جماعت	نمبر
سفینۃ النساء	ہشتم بی	۳۷/۵۰
امۃ الحمید	ہفتم سی	۲۲
امینہ بیگم بدر	نہم بی	۳۷
نقیہ بیگم	ششم سی	۲۷
امۃ الحفیظ عابدہ	نہم اے	۳۹
طلعت شرف	نہم بی	۳۴
عارفہ محمد یوسف	"	۳۹
زاہدہ منصورہ	نہم الف	۴۳
امۃ القیوم	نہم بی	۳۲
تدسیہ	ہفتم اے	۲۶
مبارکہ شوکت	ہفتم بی	۱۸
امۃ الباسط	پنجم بی	۲۳
مسعودہ پروین	ہفتم الف	۱۸
بشریٰ طاہرہ	ہفتم سی	۱۸
منیرہ شاہدہ	ہفتم اے	۳۱
طاہرہ بیگم	ہفتم بی	۱۷
ممتاز	ہفتم سی	۲۳
قمر النساء	"	۲۷
مسعودہ عزیز	نہم بی	۲۸
امۃ المنان	"	۲۴
رقیہ پروین	ششم سی	۲۷
راشدہ منصورہ	نہم	۲۷
قدسیہ تبسم	ہفتم الف	۳۴
امۃ اللطیف	ششم سی	۲۳
بشریٰ خلیل احمد	ہفتم سی	۳۰
طاہرہ پروین	"	۲۶
مبارکہ بیگم	"	۲۵
طاہرہ پروین ظفر	ہفتم بی	۳۹
امۃ الرحمٰن	ششم سی	۱۸
امۃ الحفیظ	ہفتم بی	۲۰
راشدہ بیگم	ہفتم اے	۲۳
نسیم اختر	نہم بی	۱۸
منور ناصرہ	ہفتم اے	۳۱
رشیدہ اختر	نہم	۳۰
نسرین کوثر	ہفتم بی	۱۷
امۃ السلام سیال	سوم اے	۲۲
نعیمہ طاہرہ	ششم بی	۱۸
شاہدہ بیگم	ہفتم سی	۱۷
امۃ الحفیظ	ششم اے	۱۷
انیس اختر	ہفتم بی	۱۷
اختری بیگم	نہم بی	۳۱
امۃ النور	ہفتم بی	۳۳
معراج نسیم	نہم بی	۱۷
امۃ السلام	ہفتم اے	۳۸

نام	جماعت	نمبر
قمر النساء	نہم اے	۳۱
امۃ الشافی	ہفتم بی	۲۶
انسہ ممتاز	ہفتم الف	۲۸
امۃ العزیز	ہفتم اے	۲۸
نجم النساء	"	۲۴
رشیدہ بیگم	ششم اے	۲۰
سعیدہ خلیق احمد	ششم سی	۱۹
مبارکہ شوکت	ششم بی	۳۰
امۃ الکریم	ہشتم اے	۲۵
حمیدہ بیگم	ششم بی	۲۴
نعیمہ بشریٰ	ششم بی	۱۷
امۃ الشافی باری	ہفتم بی	۲۴
حمیدہ اختر	ششم بی	۱۹
مبارکہ کلثوم	ہفتم اے	۳۳
امینہ چوہدری	ششم اے	۱۹
امۃ الہادی	"	۳۰
خالدہ اعظم	ہفتم اے	۲۴
بشریٰ نسرین	چہارم اے	۲۱
امۃ الحفیظ	نہم بی	۳۸
امۃ القیوم	ششم اے	۳۷
بشریٰ غلام محمد	ششم بی	۱۷
نادرہ بیگم	ہفتم اے	۲۴
امۃ العزیز	ششم بی	۱۸
سیدہ راشدہ بیگم	ہفتم اے	۳۶
نعیمہ سلطانہ باجوہ	"	۲۵
سیدہ عارفہ	"	۲۵
مبارکہ بیگم	"	۲۵
نسیم اختر	ہفتم بی	۳۶
بشریٰ رشید	ہفتم الف	۳۳
مسرت صدیقہ	نہم بی	۳۰
سعیدہ اختر	ششم سی	۲۶
بشریٰ عبداللہ خاں	"	۲۱
انیسہ گیلانی	ہفتم اے	۲۰
خالدہ بیگم	پنجم اے	۲۹
عصمت بیگم	ہفتم سی	۱۷
غلام فاطمہ	ہفتم اے	۲۶
رشیدہ بیگم	پنجم اے	۱۷
زکیہ فتح محمد	"	۱۷
امۃ السلام نصرت	ہفتم اے	۱۸
مریم صدیقہ	پنجم اے	۱۷
صفیہ فضل قادر	ہفتم سی	۲۷
امۃ الکریم رشید	ہفتم اے	۲۸
طیبہ صدیقہ	ششم اے	۳۱
صادقہ حلیمہ	ششم سی	۳۱
امۃ الحمید کوثر	نہم اے	۴۳

(باقی)

ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت کے بیان میں فرماتے ہیں:-

"کام کرنے کی عادت ڈالنا نہایت ہی اہم چیز ہے اور اسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ تا جو لوگ سست ہیں وہ بھی چُست ہو جائیں اور ایسا تو کوئی بھی نہ رہے جو کام کرنے کو عیب سمجھتا ہو۔ جب تک ہم یہ احساس نہ مٹا دیں کہ بعض کام ذلیل ہیں اور ان کو کرنا ہتک ہے یا یہ کہ ہاتھ سے کما کر کھانا ذلت ہے۔ اس وقت تک ہم دنیا سے غلامی کو نہیں مٹا سکتے۔ لوہار۔ بڑھئی۔ دھوبی نائی غرضیکہ کسی کا کام ذلیل نہیں۔" (الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کے بقایا داروں کیلئے — ۱۵ جون ۱۹۶۱ء

جن دوستوں نے مسجد احمدیہ ہمبرگ کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن تا حال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی۔ نوٹ فرمالیں کہ اس مسجد کو بنے ہوئے چار سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس کے لئے چندہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی ہے۔ اور اس کا اعلان قبل ازیں الفضل میں کیا جا چکا ہے۔ اس تاریخ تک مرکز میں بقایا رقم پہنچانے والے دوستوں کے نام ہی کندہ ہو سکیں گے۔ دوسروں کے نہیں۔ احباب مذکورہ میعاد کے اندر اندر ہی رقوم ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی و فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے۔ حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینگے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہیگا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں۔ کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔" (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۵۴ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقار عمل کے بارہ میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ بُرا ہے۔ جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے۔" ...... "ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے انکو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا ہے۔ چکی چلانا ہے۔...."

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب دین محمد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالستار محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

۲۔ بوجہ دائیں ٹانگ کی درد کے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شریف ٹیلیفون سپروائزر)

آپکی جیب میں

قومی سرمایہ ہے

اسے قومی تعمیر نو کیلئے باہر نکالئے

نئے ترقیاتی

قرضے

* افراط زر کی روک تھام * قیمتوں میں تخفیف،
* قومی منصوبوں کی تکمیل اور معقول منافع کمانے کے لئے
قومی قرضوں میں روپیہ لگایئے۔

۳ ۳/۴٪ قرضہ ۱۹۶۶ء

قیمت اجراء ۱۰۰ روپے کے لئے ۹۹.۷۵ روپے
منافع ۳.۸۰٪ سالانہ ہوگا۔
صرف ایک دن کے لئے ۱۵ جون ۱۹۷۱ء کو
جاری ہوگا۔

۷٪ قرضہ ۱۹۷۲ء

قیمت اجراء ۱۰۰ روپے کے لئے ۹۹.۵۰ روپے
قیمت اجراء تا اطلاع ثانی ۸ پیسے فیصد
فی ہفتہ کی شرح سے بڑھتی رہے گی۔
یہ قرضہ تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا۔

قرضے کی تفصیلات اور درخواستیں حسب ذیل مقامات
سے مل سکتی ہیں:-

(۱) اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے دفاتر
(۲) نیشنل بنک آف پاکستان کے وہ دفاتر جہاں سرکاری خزانہ کا کاروبار ہوتا ہے۔
(۳) سرکاری خزانے ایسے مقامات پر جہاں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا
کوئی دفتر یا نیشنل بنک آف پاکستان کی کوئی شاخ نہ ہو۔

نقد رقم یا چیک یا ۳ فیصدی حکومتی قرضہ ۱۹۶۱ء کے تمسک بھی اپنی اصلی
قیمت پر ان نئے قرضوں کی درخواستوں کی ادائیگی میں قبول کئے جائیں گے

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی مندرجہ ذیل زون ورکس بابت سال ۶۲-۱۹۶۱ء کے نئے نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی تمام پیپر اور میٹریل پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ۲۲ جون ۱۹۶۱ء کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مجوزہ فارموں پر وصول کریگا جو ۲۲ جون ۱۹۶۱ء کو ساڑھے گیارہ بجے دن تک دفتر ہذا سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ اسی دن ساڑھے بارہ بجے دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام

زر بیانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے ہاں جمع کرانا ہوگا

(۱) ورکس زون سب ڈویژن نمبر ۲ لاہور آئی او ڈبلیو کے سیکشن میں زون نمبر ۱ مشتمل بہ میو گارڈنز اور کینال بنک کالونی — ۱۰۰۰/- روپیہ

(ب) آئی او ڈبلیو ۳ لاہور کے سیکشن میں زون نمبر ۲ مشتمل بہ لاہور والٹن ٹریننگ سکول اور لاہور واہگہ سیکشن۔ — ۱۰۰۰/- روپیہ

(ج) آئی او ڈبلیو مغلپورہ کے سیکشن میں زون ۳ مشتمل بر جنرل سٹورز اور سٹیل شاپس مغلپورہ — ۱۰۰۰/- روپیہ

(د) آئی او ڈبلیو مغلپورہ کے سیکشن میں زون ۴ مشتمل بر سی اینڈ ڈبلیو شاپس پاور ہاؤس اور رہائشی کالونیاں — ۱۰۰۰/- روپیہ

(۲) صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر دیں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں ہیں وہ اپنے نام ۲۶؍۶ سے پہلے درج کرا لیں۔

(۳) مفصل کوائف شرائط اور نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس کسی بھی کام کے دن زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر قبول کرنے کی پابند نہیں ہے ٹھیکیداروں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ زر بیانہ ۲۲؍۶؍۶۱ سے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور کے پاس جمع کروا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کریں کسر والے نرخ مسترد کر دیئے جا سکتے ہیں (ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے + لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

(۱) سال ۶۲-۱۹۶۱ء ختمہ ۳۰ جون ۱۹۶۲ء ریلوے کی اینٹوں سمیت مندرجہ ذیل زون ورکس کے نئے نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۲۲ جون ۱۹۶۱ء ½۱۲ بجے دوپہر تک دستخط کنندہ ذیل کو موصول ہونے چاہئیں۔ ٹنڈر مخصوص فارم پر ہوں جو ۲۲ جون ۱۹۶۱ء کے ½۱۱ بجے دوپہر تک دفتر ہذا سے بادائیگی ایک روپیہ فی کاپی مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ½۱۲ بجے دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔

زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا

کام

ورکس زون ——— سب ڈویژن نمبر ۴ وزیر آباد

(ا) انسپکٹر آف ورکس وزیر آباد کے سیکشن میں زون نمبر ۱ گوجرانوالہ (مالسوا) تا لالہ موسیٰ (مالسوا) — ۱۰۰۰/۰ روپیہ

(ب) انسپکٹر آف ورکس وزیر آباد کے سیکشن میں زون نمبر ۲ گوجرانوالہ (دشمول) تا شاہدرہ (مالسوا) — ۱۰۰۰/۰ "

(ج) انسپکٹر آف ورکس سیالکوٹ کے سیکشن میں زون نمبر ۳ — ۱۰۰۰/۰ "

سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور

(د) انسپکٹر آف ورکس لائلپور کے سیکشن میں زون نمبر ۴ چک جھمرہ (دشمول) تا شورکوٹ (مالسوا) — ۱۰۰۰/۰ "

(س) انسپکٹر آف ورکس لائلپور کے سیکشن میں زون نمبر ۵ چک جھمرہ (مالسوا) تا منڈی بوالا (مالسوا) — ۱۰۰۰/۰ "

(ص) اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس گکھڑ کے سیکشن میں زون نمبر ۶ — ۱۰۰۰/۰ روپیہ

(۲) ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ ریلوے کی اینٹوں کے ساتھ ریٹ درج کریں جو بغیر قیمت کے مہیا کی جائیں گی۔

(۳) جن ٹھیکیداروں کے نام ڈویژن ہذا کی منظور شدہ فہرست میں نہ ہوں وہ ۲۲ جون ۶۱ء سے پہلے پہلے اپنے نام درج کرا لیں۔

(۴) مفصل قواعد و ضوابط اور نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس کسی بھی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ اس امر کا پابند نہیں کہ قلیل ترین ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اس امر میں ہے کہ وہ اپنا زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۲ جون ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے جمع کرا دیں۔ ٹھیکیدار پرسنٹیج پورے روپوں میں پیش کریں جن ریٹوں میں کسر ہوگی انہیں مسترد کیا جا سکے گا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

لیڈر بقیہ ۲

یورپ امریکہ اور دیگر ممالک جہاں یورپ کی تقلید میں شراب خوری عام ہے ہزاروں لاکھوں گھرانے ہیں جو شراب کی آوردہ تباہیوں سے نالاں ہیں ہزاروں لاکھوں گھرانے باپ یا ماں یا کسی دوسرے فرد خاندان کی شراب خوری کی وجہ سے دوزخ کا نمونہ بنے ہوئے ہیں اور عام طور پر اس کے خلاف بڑا چرچا کیا جاتا ہے بعض فہمیدہ لوگ اس کی برائیوں کی وجہ سے شراب خوری کے خلاف پراپیگنڈہ بھی کرتے ہیں اس کو محدود کرنے کے لئے حکومتوں نے قانون بھی بنائے ہیں پاکستان کے ایک حصہ میں بھی شراب خوری مسلمانوں کے لئے ممنوع قرار دی گئی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود اس کی آوردہ تباہیاں جاری ہیں۔ لطف یہ ہے کہ جو ممالک اس سے سخت نالاں ہیں انہیں ممالک میں کروڑوں ٹن شراب بنائی جاتی ہے اور نہایت دلآویز اشتہارات کے ذریعہ اس کے گن گائے جاتے ہیں یورپین زبانوں میں کوئی اخبار رسالہ ایسا نہیں ہے جس میں شراب کے نہایت خوشنما اشتہار شائع نہیں ہوتے۔

پھر ہر جگہ شراب کی فروخت کی دکانیں اور دلکش ہوٹل موجود ہیں جہاں لوگ کھلم کھلا اس آتشِ سیال کا لطف اٹھاتے ہیں۔ کہانیوں اور ناولوں میں اس کا ذکر بڑی شان سے کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں یہ ممالک شراب کی تباہیوں سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟ افسوس ہے کہ حکومتوں نے زہریلی دواؤں کے متعلق تو قانون بنا رکھے ہیں مگر شراب جو سب سے بڑا زہر ہے اس کو کھلا چھوڑ دیا ہوا ہے اس طرح یہ سوال کتنا بے معنی بن جاتا ہے کہ اس سے کس طرح لوگوں کو بچایا جا سکتا ہے؟ یہ تو وہی بات ہے کہ ؎

در میانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

اس کے باوجود تمام مغربی ممالک شراب سے نالاں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر مسلمان یورپ اور امریکہ میں گھس کر شراب کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کریں تو خود ان ممالک کے لوگ انکی مدد کے لئے آگے آئیں گے اور ان کی ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ہوں گے۔ اس طرح بھی اسلام کی تبلیغ کا ایک بہت اچھا موقع ہاتھ آئے گا۔ ہمارا یقین ہے کہ یورپ۔ امریکہ اور ان سے متاثرہ ممالک کے لوگ ممانعت شراب کے اصول کی وجہ سے بھی اسلام کے نزدیک لائے جا سکتے ہیں۔ شراب خوری ایک غیر فطری چیز ہے جو بیمار طبع لوگوں کی وجہ سے فروغ پا رہی ہے ہمیں یقین ہے کہ آج یورپ امریکہ اور دوسرے ممالک کے لوگ جو روحانیت کی تلاش میں ہیں ممانعت کی تبلیغ کا نہایت جوش سے استقبال کریں گے۔ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت یا دوسرے مذاہب کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے اگر وہ اس ضمن میں کچھ کرتے ہیں تو محض اس کی برائیوں سے متاثر ہو کر کرتے ہیں مگر ان مذاہب میں کوئی بھی یہ دعوٰے نہیں کر سکتا کہ "شراب حرام ہے" بلکہ وہ اعتدال کی حد تک ہی جائیں گے اور ہم مثال سے بتا چکے ہیں کہ شراب خوری کے لئے اعتدال کی حد بے معنی ہے۔ پہلے آدمی تھوڑی سے ہی شروع کرتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ یہ انسان کو بے قابو کر دیتی ہے اسلئے اسلام نے اسی کو قطعی طور پر ممنوع قرار دیا ہے +

درخواستِ دعا

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال حلقہ مسجد فضل لائلپور کئی دنوں تک بعارضہ بخار بیمار رہے ہیں اب بخار سے تو آرام ہے مگر کمزوری غیر معمولی طور پر بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ مکرم شیخ صاحب بہت مخلص خادم سلسلہ ہیں احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔